Christ is a king who came to establish a spiritual kingdom that is deeply concerned about the evils being promoted and acted out in the world today

Fr. Steven Scherrer, MM, Th.D.
www.DailyBiblicalSermons.com

Homily for the Solemnity of Our Lord Jesus Christ, King of the Universe,
Last Sunday of the Year, November 21, 2021

Daniel 7:13-14; Psalm 92; Revelation 1:5-8; John 18:33-37

یسُوع ایک بادشاہ ہے جو ایک رُوحانی بادشاہی قائم کرنے آیا جس کا گہرا تعلق اُن برائیوں سے ہے جو کہ آج دُنیا میں فروغ پا رہی ہیں اور کام کر رہی ہیں

فادر سٹیون سکرر، ایم ایم، ٹی ایچ ڈی
www.DailyBiblicalSermons.com

یسُوع کائنات کا بادشاہ، سال کے آخری اتوار کا وعظ، 21 نومبر، 2021

دانیال 7 :13۔14؛ مزمور 92؛ مکاشفہ 1 :5۔8؛ یوحنا 18 :33۔37

"تب پیلاطُس پھر قلعے میں داخل ہُوا اور یسُوع کو بُلا کر اُس سے کہا۔ کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے۔ یسُوع نے جواب دیا کہ تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا کہ اَوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی ہے۔ پیلاطُس نے جواب دیا کیا مَیں یہودی ہُوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھے میرے حوالے کیا ہے۔ تُو نے کیا کیا ہے؟ یسُوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی ا،س دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑائی کرتے تا کہ مَیں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا مگر میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔ تب پیلاطُس نے اُس سے کہا۔ کیا تُو بادشاہ ہے؟ یسُوع نے جواب دیا تُو خُود کہتا ہے۔ کہ مَیں بادشاہ ہُوں۔ مَیں اِس لئے پیدا ہُوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہُوں کہ حق کی گواہی دُوں۔ جو کوئی حق کا ہے وہ میری آواز سُنتا ہے" (یُوحنا 18 :34۔37)۔

یسُوع ایک بادشاہ ہے۔ یہ سچائی اُس کے دشمنوں نے استعمال کی، یعنی یہودیوں کے راہنماؤں، کاہن اعظموں، صدوقیوں، فریسیوں اور فقیہوں نے، پیلاطُس کے سامنے اُسے مُجرم ٹھہراتے ہُوئے، اُنہوں نے یہ سَب کچھ اِس لئے کیا تا کہ اُسے موت کی سزا سُنائی جائے اور مصلُوب کیا جائے۔

پیلاطُس نے خُود اُن کے الزامات کو دیکھا، اِس لئے اُس نے اُس سے بات کی اور فوری محسوس کیا کہ وہ سیاسی اور عسکری انقلابی نہیں ہے جو کہ فلسطین اور رومی سلطنت اور اُن کے اردگرد علاقوں میں رومی حکومت کو گرانا چاہتا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ وہ ایک روحانی رہنما، دانا، مفکر، اور معجزانہ کارکن اور شفا

دینے والا ہے۔ پس یسُوع سے ملاقات کے بعد، پیلاطُس یہودیوں کے پاس گیا اور کہا، "میَں اُس میں کوئی جُرم نہیں دیکھتا" (یوحنا18 :38)۔ پیلاطُس اُسے رہا کرنا چاہتا تھا، پس اُس نے اُنہیں اُن کی رسم یاد کرائی کہ وہ عید فصح پر اُن کی درخواست پر کسی قیدی کو، یہ اُمید کرتے کہ وہ یسُوع کی رہائی کا مطالبہ کریں گے، مگر اُنہوں نے انکار کیا اور ایک ڈاکو جس کا نام براباتھا مانگ لیا۔

پس اُسے رہا کرنے کی بے شمار کوششوں کے باوجود، پیلاطُس اُس کی مرضی کے سامنے جُھک گیا اور اُسے اُن کے حوالہ کر دیا تاکہ اُسے مصلُوب کریں۔

آج ہم یسُوع کو کائنات کے بادشاہ کی مانند عزت دیتے ہیں۔ وہ کس قسم کا بادشاہ ہے؟ یسُوع نے اِس سوال کا جواب پیلاطُس سے مخاطب ہوتے ہوئے دیا "میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی اِس دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑائی کرتے تاکہ مَیں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا مگر میری بادشاہی یہاں کی نہیں" (یُوحنا18 :36)۔ یسُوع نے پیلاطُس پر مذید واضح کیا" تب پیلاطُس نے اُس سے کہا۔ کیا تُو بادشاہ ہے؟ یسُوع نے جواب دیا تُو خُود کہتا ہے۔ کہ مَیں بادشاہ ہُوں۔ مَیں اِس لئے پیدا ہُوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہُوں کہ حق کی گواہی دُوں۔ جو کوئی حق کا ہے وہ میری آواز سُنا ہے "(یُوحنا18 :37)۔ اِس آیت میں ہم یسُوع کی بادشاہی کے مرکز پر ہیں۔

یسُوع کس قسم کی سچائی کی گواہی دینے آیا؟ اِس کا جواب پانے کے لئے ہمیں انجیل کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ وہ خُدا، انسان، مسیحا اور نجات کی بابت کلام کرنے آیا۔ وہ گُناہ اور معافی اور گُناہ کے فدیہ کی بابت کلام کرنے آیا۔ وہ دو بڑے حکموں کی مانند خُدا اور ہمسائے سے پیار کی بابت کلام کرنے آیا۔

مگر اِس سے بڑھکر وہ دُنیا کو بچانے آیا۔ وہ سب جو اُس پر ایمان لاتے ہیں، اور اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کرتے ہیں اور اپنی زندگی سنوارتے ہیں اپنے گُناہوں سے نجات پائیں گے اور خُدا اسے صادق قرار دیئے جائیں گے اور ٹھہرائے جائیں گے۔ کیونکہ یسُوع دُنیا میں اِس لئے نہیں آیا کہ سچائی کی گواہی اور تعلیم دے، بلکہ نجات بخش کام کرے جو ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لاتا ہے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہے نجات بخشے۔ ہم سَب جانتے ہیں کہ وہ کام کیا تھا۔۔۔۔ صلیب پر اُس کی موت۔ یہ ایک مددگار موت تھی، جس کا مطلب ہے یہ ایک موت ہے جو کسی دوسرے کے لئے تھی، بلخُوص ہمارے لئے اگر فقط ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمیں بچانے اور ہمیں راستبازوں اور خُدا کے دوستوں کی مانند ایک نئی مخلوق میں بدلنے کے لئے اُس کی نجات بخش موت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

یسُوع کی موت ہمیں نجات بخشتی ہے کیونکہ وہ دُنیا میں ہمارے واسطے بھیجا گیا تاکہ وہ ہمارے گُناہوں کی سزا میں ہماری موت کی سزا پائے تاکہ ہمیں یہ سزا دوزخ میں ہمیشہ برداشت نہ کرنی پڑے۔ جب ہم یسُوع پر ایمان لاتے ہیں، تو خُدا صلیب پر اُس کی موت کو ہمارے گُناہوں کی واجبی سزا کی مانند شمار کرتا ہے، ہمیں درحقیقت صادق قرار دیتے صادق ٹھہراتا ہے۔

یسُوع حقیقی معنوں میں دِلوں کا بادشاہ ہے۔ اُس نے بڑے واضح طور پر کہا، جب اُس سے پوچھا گیا وہ بادشاہی کب آئے گی "خُدا کی بادشاہی نمُود کے ساتھ نہیں آتی۔ اور نہ کہا جائے گا کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں۔ کیونکہ دیکھو۔ خُدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے" (لُوقا17 :20۔21)۔ یسُوع کی بادشاہی ہمارے درمیان ہے، اور یسُوع اُس کا بادشاہ ہے۔ یہ رومی حکومت اور دیگر حکومتوں کے ساتھ سیاسی اور عسکری مقابلہ میں بادشاہی نہیں ہے۔ نہ ہی پیلاطُس نہ ہی رومی سلطنت کو اُس کے بادشاہ یا اُس کی بادشاہی کی فکر ہونی چاہیئے جس پر وہ حکومت کرے گا، کیونکہ یہ تو دِلوں کی بادشاہی ہے، یعنی مومنین کی بادشاہی۔

حتیٰ کہ غیر قوم رومی، پیلاطُس سمجھ گیا کہ یسُوع روحانی اور باطنی بادشاہی کی بابت بات کر رہا ہے جو لوگوں کے باطن کو بدلتی ہے اور اُنہیں نیک بناتی ہے اور کہ یسُوع اُس کے، اُس کی بادشاہی کے اور اُس کی سلطنت کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے، اور پس اُس نے اُسے رہا کرنے کی بار بار کوشش کی، مگر یہودیوں کے رہنماؤں نے اصرار کیا کہ اُسے مصلُوب کیا جائے۔ آخر کار پیلاطُس نے تعمیل کی اور اُسے اُن کے حوالہ کر دیا تا کہ اُسے مصلُوب کریں۔

ہمیں تاہم یسُوع کی بابت گُمراہ نہیں ہونا چاہیئے جب وہ کہتا ہے کہ اُس کی بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں ہے جو کہ ہمارے درمیان ہے۔ اُس کا فقط یہی مطلب ہے کہ یہ وہ بادشاہی نہیں ہے جس کے سپاہی اور فوجی ہونگے اور وہ لوگوں سے ٹیکس وصول کرے گی۔ تاہم یہ ایسی بادشاہی ہے جس کا تعلق اُن باتوں سے ہو گا جو دُنیا میں ہو رہی ہیں، کیونکہ یہ بادشاہی ہے جس میں اُس کے ممبران خُدا کی شریعت جو کہ خُدا کے دس حکم اور یسُوع کی اخلاقی تعلیمات ہے پر ایمان رکھتے ہیں اور جس کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مسیحی آج ـــ خُدا کی بادشاہی کے ممبران ـــــــ اخلاقیات کے بُنیادی مسائل کے بارے بہت فکر مند ہیں، بلخُصوص مسیحی جنسی اخلاقیات، یعنی اسقاط حمل، ہم جنس پرستانہ عمل، ہم جنس بیاہ، چرچ کی برکات کے ساتھ ہم جنس پرستانہ تعلق، خواجہ سرائی، یوتھناسیا اور خود کشی میں مدد۔ یہ کیتھولک چرچ اور دیگر دُنیا میں گرما گرم قابلِ گفتگو مسائل ہیں۔ یسُوع کے پیروکار، جو اُس کی بادشاہی قائم کرتے ہیں اور جس کی بادشاہی اُن کے دلوں میں ہے بائبل میں نازل اُس کی شریعت پر ایمان رکھتے ہیں اور مندرجہ بالا چیزیں اُن کی مخالفت کرتی ہیں جن کی دُنیاوی لوگ حمایت کر رہے ہیں اور تشہیر کر رہے ہیں۔

آج ایک نئی الہیات ہے ــ پُرانی جڑوں کے ساتھ ـــ جو کہ ایک مذہب ہے، مگر ایک جھوٹا مذہب، ایک دوسرا مذہب، یعنی کہ، سچے مذہب کا ایک متبادل، کیونکہ یہ خُدا نہیں رکھتا ہے اور اُسے الٰہی اختیار کی کوئی پہچان نہیں، کوئی معروضی سچائی نہیں، کوئی معروضی اخلاقی شریعت نہیں سوائے اِس کے کہ اُنہیں مندرجہ بالا بُری چیزیں کرنے کی مکمل آزادی ہے، اور کہ ہر ایک کو برداشت کرنا، قبول کرنا چاہیئے اور اُن لوگوں کی تصدیق کریں جو یہ چیزیں کرتے ہیں اور اُن سے متفق ہو کہ یہ چیزیں اچھی ہیں۔

یہ نیا مذہب "بیداری" کہلاتا ہے، جو لفظ بیدار، اُٹھا ہُوا سے لیا گیا ہے۔ وہ جو اِس نئے مذہب میں شامل ہوتے ہیں اپنے آپ کو بیدار اور روشن خیال کرتے ہیں۔ مگر جب تُم اِس پر نگاہ کرتے ہو جس کی وہ تشہیر کر رہے ہیں، جس کو وہ فروغ دے رہے ہیں اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں، تُم دیکھ سکتے ہو، کہ وہ کسی بھی لحاظ سے بیدار نہیں ہیں، کیونکہ وہ کسی بھی معروضی سچائی کو قبول نہیں کرتے، تنوع کو برداشت کرنے اور اِسے منظور کرنے کے علاوہ۔ لہٰذا آپ انہیں ہر طرح کی بگڑی ہوئی ہم جنس پرستانہ حرکتوں کی منظوری اور اُنہیں فروغ دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

مذید براَں، وہ نسل پرست ہیں، اگرچہ وہ نسل پرست کی نفی کرنے کا دعوی کرتے ہیں، کیونکہ وہ لوگوں کی رنگ کی بُنیاد پر جانچ کرتے ہیں اور اُن پر فتوی دیتے ہیں۔ مگر یہ ایک اُلٹا نسل پرستی ہے، کیونکہ وہ سفید لوگوں کے خلاف ہیں۔ ہر کوئی جو سفید ہے اُن سے خود بخود خطاوار، دُشمن اور مخالف سمجھا جاتا ہے، جو کہ تنقیدی نسل پرست نظریہ کا بھی عقیدہ ہے۔ کونسی منطق اُنہیں اِس طرف لے جاتی ہے؟ یہ اِس لئے ہے کیونکہ بہت عرصہ پہلے سفید لوگ کالے لوگوں کو غلام رکھتے تھے، اِس لئے بیداری نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ سفید لوگ آج کالے لوگوں کو غلام بنانے کے سبب قصُوروار ہیں۔ لہٰذا ہر کوئی جس کا رنگ سفید ہے بُرا، ظالم اور کئی سال پہلے سفید فام لوگوں کے جرائم کی قیمت چکانی چاہیئے۔ پس بیدار سفید فام لوگوں کی جائیداد کو لوٹنے اور کاروبار کو تباہ کرنے لگے؛ اور یہ تباہی بیدار لوگوں سے اچھی اور انصاف پر مبنی خیال کی جاتی ہے۔

اِس کی بابت خُدا کی بادشاہی کیا کہتی ہے ؟ہم بیدار کے کچھ عقیدوں کو منظور کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ سیاہ فام کے خلاف نسل پرستی اور پولیس کے ظلم کے خلاف ہیں۔۔ اور یہ اچھی بات ہے۔ مگر وہ اِس سے بُہت آگے چلے گئے ہیں، کیونکہ وہ پولیس کو بے اختیار کرنا چاہتے ہیں، ہمارے شہروں کے تمام حصوں کو مجرموں کے لیے مفُت میں تبدیل کرنا، معصوم سفید فام لوگوں کے کاروبار کو توڑنا، لوٹنا اور جلانا، جیسا کہ ہم نے پچھلے سال ٹی وی پر ہر رات دیکھا ہے۔

اِس لئے، ہمیں اِس نئے نظریہ کو خطرناک اِنتہاپسندی اور مسیحیت کو ترک کرنے کی شکل کی مانند جانچنا ہے۔ ویک ازم کی لعنت کا تریاق خُدا کی بادشاہی ہے جو یسُوع مسیح لاتا ہے۔ یسُوع جنسی اخلاقیات میں عدم دلچسپی لیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مُقدّس پاُولس ہم جنس پرستانہ اعمال کو سنگین گُناہ اور گہرے بگڑے ہوئے کی مانند ملامت کرتا ہے (1 کُرنتھیوں 6 :9۔11)؛رومیوں 1 :21۔28)۔۔ اور یہی تعلیم الٰہی مکاشفہ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ یسُوع محبت کی مُنادی کرتا ہے، حتیٰ کہ اپنے دُشمنوں سے محبت۔ مگر ویک ازم اور تنقیدی نسل پرست نظریہ نفرت کی مُنادی کرتا ہے ۔ وہ نسلوں کو ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ سیاہ فام رنگ کی بُنیاد پر سفید فاموں پر حملہ کریں اور اُن کے کاروبار لوٹیں اور آگ لگائیں اور سماجی نظام کو تباہ کریں اور ایک خیال "مارکسسٹ جنت" راکھ سے اُٹھے۔ یہ ایک خیالی سوچ ہے، کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

یسُوع کی بادشاہی اِس لحاظ سے اِس دُنیا کی نہیں ہے کہ یہ دوسری بادشاہتوں کی طرح دُنیاوی بادشاہی نہیں ہے، مگر اِس کا اِس دُنیا سے بُہت گہرا تعلق ہے ۔ جیسا کہ یسُوع بادشاہ ہے جو اُس سچائی کی گواہی دیتا ہے، پس ہم بھی جو اِس بادشاہی سے تعلق رکھتے ہیں اِس سچائی کی گواہی دیتے ہیں، خاص طور پر جب بادشاہی سے ایسے جھوٹے اور مظالم کی مُنادی کی جاتی ہے اور ارتکاب کیا جاتا ہے۔